سرکاری رپورٹ

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

## مباحثات

جمعہ - ۲۸ جون سنہ ۱۹۷۴ء

| صفحہ | مندرجات | نمبر شمار |
| --- | --- | --- |
| ۱ | تلاوت کلام پاک اور اس کا اُردو ترجمہ | ۱ |
| ۲ | نشان زدہ سوال اور اس کا جواب | ۲ |
| | تحریک استحقاق | ۳ |
| ۱۳ | میر صابر علی بلوچ کی جانب سے (تحریک پیش نہیں ہوئی) | |
| | میزانیہ برائے سال ۷۵-۱۹۷۴ء | ۴ |
| ۱۳ | مطالبات زر | |

جلد ہشتم ★ شمارہ بیست و یکم (۲۱)

# ممبران جنہوں نے اجلاس میں شرکت کی

۱۔ جام میر غلام قادر خان

۲۔ سردار غوث بخش خان رئیسانی

۳۔ میر یوسف علی خان مگسی

۴۔ میاں سیف اللہ خان پراچہ

۵۔ مولوی محمد حسن شاہ

۶۔ مولوی صالح محمد

۷۔ میر شاہنواز خان شاہلیانی

۸۔ خان محمود خان اچکزئی

۹۔ میر صابر علی بلوچ

۱۰۔ نوابزادہ تیمور شاہ جوگیزئی

۱۱۔ سردار انور جان کھیتران

# بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بجٹ اجلاس

بروز جمعہ مورخہ ۲۸ رجون ۱۹۷۴ء

## زیر صدارت میر قادر بخش بلوچ ڈپٹی اسپیکر

بوقت صبح ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ پر شروع ہوا

## تلاوت کلام پاک و ترجمہ

از قاری سید افتخار احمد کاظمی خطیب

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَجَاھِدُوْا فِی اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ ط ھُوَ اجْتَبٰکُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَیْکُمْ

فِی الدِّیْنِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّۃَ اَبِیْکُمْ اِبْرٰھِیْمَ ط ھُوَ سَمّٰکُمُ الْمُسْلِمِیْنَ لا مِنْ قَبْلُ

وَفِیْ ھٰذَا لِیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ شَھِیْدًا عَلَیْکُمْ وَتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ ج

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰہِ ط ھُوَ مَوْلٰکُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلٰی

وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۝ = صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ۝

(س ۲۲ = آیت ۷۸)

یہ آیت کریمہ جو تلاوت کی گئی ہے سترھویں پارہ کے سترھویں رکوع کی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :- میں پناہ میں آتا ہوں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے ۔ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے۔ اور اللہ کے کام میں کوشش کرتے رہو۔ جیسا اسکی کوشش کا حق ہے۔ اسی نے تمہیں برگزیدہ کیا (دوسری امتوں اور قوموں کے مقابلہ میں اور تمہیں عالمگیر دعوت توحید کا حامل بنایا) اور اسنے تم پر دین کے بارے میں کوئی تنگی نہیں کی۔ تم اپنے باپ ابراھیم کی ملت پر قائم رہو۔ اسی خدا نے تمہیں مسلم قرار دیا پہلے بھی اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہوں اور تم سب لوگوں کے مقابلے میں گواہ ٹھہرو، سو تم لوگ نماز کی پابندی رکھا اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور اللہ ہی کو مضبوط پکڑے رہو ۔ وہی تمہارا کارساز ہے ۔ سو کیسا اچھا کار

ساز ہے۔ اور کیا اچھا مددگار

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ؕ

---

## وقفہ سوالات

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** - محمود خان اچکزئی اپنا سوال پیش کریں۔

***۶۵۷- مسٹر محمود خان اچکزئی** - کیا وزیر ملازمت ہا و امور انتظامیہ مہربانی کرکے بتلائیں گے کہ

(الف) کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ کی تشکیل سے پیشتر بلوچستان اور بلوچستان سٹیٹس یونین میں منسٹریل سروس کے جائنٹ کیڈرز تھے۔ اور اُن کی جائنٹ سینیارٹی تھی ؟

(ب) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ ون یونٹ کی تشکیل کے وقت بلوچستان اور بی۔ ایس۔ یو۔ کے جائنٹ کیڈرز سے سینیارٹی کا لحاظ رکھے بغیر کسی امتحان کے بغیر اور آپشن لئے بغیر کچھ ملازمین کو مغربی پاکستان سیکرٹریٹ میں بلوچستان اور بی۔ ایس۔ یو۔ کے کوٹہ کے مطابق لیا گیا ؟

(ج) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ جب ۱۹۷۰ء میں ون یونٹ ٹوٹا تو مذکورہ منسٹریل سروسز کے ان ملازمین کو لاہور سے محض اس لئے واپس بلوچستان بھیجا گیا کہ ۱۹۵۵ء میں وہ یہاں ملازم تھے۔ حالانکہ ان میں سے بیشتر پنجاب کے رہنے والے تھے۔ اور انہوں نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کو بلوچستان واپس نہ بھیجا جائے کیونکہ وہ پنجاب کے باشندے ہیں۔ اور وہیں مستقل آباد ہیں ؟

(د) کیا یہ بھی حقیقت ہے کہ مذکورہ منسٹریل سروسز کے جو ملازمین واپس لائے گئے ان کو ان کے ان بولنے رفقا سے توانین میں غیر ضروری اور غیر قانونی ترمیم کرکے سینئر رکھا گیا۔ جو متعلقہ گریڈز میں بلحاظ سروس ان سے سینئر تھے۔ اور اس طرح سینیارٹی متعین کرنے کا وہ مسلمہ اصول توڑ دیا گیا۔ جس کی بنا پر ۱۹۵۵ء میں یا اس کے بعد یہاں سے جانیوالوں نے پنجاب، سندھ اور صوبہ سرحد کے ملازمین کے مقابلہ میں خود اپنی سینیارٹی مغربی پاکستان سکریٹریٹ میں تسلیم کرائی تھی ؟

(ہ) اگر جزو (الف) سے (د) تک کا جواب اثبات میں ہے تو اس زیادتی کے باعث بلوچستان کے پرانے ملازمین میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا تدارک کرنے کے لئے صوبائی حکومت کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(ص) کیا ان ملازمین کی ایک فہرست ایوان کی میز پر رکھی جائے گی۔ جو بلوچستان سے ۱۹۵۵ء میں مغربی پاکستان سکریٹریٹ گئے۔ اور ۱۹۷۰ء میں واپس بلوچستان آئے مع ان کے عہدوں کے جن پر ون یونٹ کے خاتمہ پر وہ فائز تھے۔ اور بعد ازاں جن پر انہیں یکم جولائی ۱۹۷۰ء سے اب تک ترقی دی گئی۔

**قائد ایوان** ۔ (جام میر غلام قادر خان)

(الف) جی ہاں ون یونٹ کی تشکیل سے قبل بلوچستان ایڈمنسٹریشن اور بلوچستان سٹیٹس یونین کے منسٹریل سٹاف کا علیحدہ علیحدہ علاقائی جوائنٹ منسٹریل کیڈرز اور علاقائی جائنٹ سنیارٹی تھی۔

(ب) جزوی طور پر ہاں ون یونٹ کی تشکیل کے وقت سابق بلوچستان ایڈمنسٹریشن اور سابق بی۔ایس۔یو سکریٹریٹ کے منسٹریل سٹاف (دفتری عملہ) کی جو سنیارٹی لسٹیں ون یونٹ کمیٹی کو مہیا کی گئی ہیں۔ ان میں سے پچاس فیصد عملے کا بذریعہ انتخاب مغربی پاکستان سکریٹریٹ میں آپشن کے لئے بغیر تقرر کیا گیا تھا۔ اور مغربی پاکستان کونسل ایڈمنسٹریشن کی سفارشات کے بموجب مختلف یونٹوں سے لئے گئے عملے کے سنیارٹی مخصوص گریڈوں میں تاریخ تعیناتی سے بدیں صورت مقرر کی گئی کہ ایک ہی یونٹ کے اہلکاران کے مابین سابقہ سنیارٹی میں کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہو گا۔ تاہم جس قاعدے کلیے کے تحت پچاس فیصد عملے کا انتخاب کیا گیا۔ اس کا ہمیں علم نہیں۔

(ج) ون یونٹ ٹوٹنے کے وقت ون یونٹ (ری آرگنائزیشن) کمیٹی کے سفارشات کے بموجب سابق حکومت مغربی پاکستان نے مغربی پاکستان سکریٹریٹ کے عملے کی تقسیم (*Allocation*) کے بارے میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے تھے:۔

۱ ۔ وحدت مغربی پاکستان سے پہلے کے بھرتی شدہ ملازمین اپنے آبائی صوبوں کو جہاں وہ بھرتی ہوئے تھے واپس جائیں گے۔

۲ ۔ وحدت مغربی پاکستان کے بعد کے ملازمین ان کے آبائی صوبوں کو مختص (*Allocate*) کئے جائیں گے جہاں کہ وہ ڈومیسائل ہیں۔

۳ ۔ شادی شدہ خواتین کے معاملے میں خواتین کی رائے کے مطابق ان کو ان کے خاوندوں کے آبائی صوبوں میں رکھا جائے۔ بشرطیکہ وہاں آسامیاں ہوں۔

۴ ۔ وحدت سے پہلے کے بھرتی شدہ درجہ سوئم کے ملازمین اپنے ان صوبوں کو واپس جائیں گے۔ [illegible] وہ بھرتی ہوئے تھے۔

وحدت کے بعد کے درجہ سوئم کے ملازمین ان صوبوں کو بھیجے جائیں۔ جہاں کہ وہ ڈومیسائل ہیں اور ایسے ملازمین جو اپنے آبائی صوبوں کو نہ جانا چاہیں۔ ان کو متعلقہ صوبائی حکومتوں کے مشورے سے وہیں رہنے دیا جائے۔ جہاں وہ کام کر رہے ہیں۔

۵۔ لاہور سکریٹریٹ اور ملحقہ محکموں کے درجہ چہارم کے ملازمین کو اپنے آبائی صوبوں میں بھیجا جائے لیکن جو لاہور میں رہنا پسند کریں۔ انہیں رہنے دیا جائے۔

مندرجہ صدر فیصلے کی رو سے سابق بلوچستان ایڈمنسٹریشن اور سابق بی۔ ایس۔ یو سیکریٹریٹ کے منسٹریل سٹاف کو جو اس وقت ملازمت میں تھا۔ بلوچستان کے نئے صوبے میں واپس بھجوایا گیا۔ حکومت بلوچستان کے پاس ایسے ملازمین جن کے پنجاب کا باشندہ ہونے کے بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہیں۔ اور نہ ہی حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ ان میں سے بیشتر ملازمین نے بلوچستان کو واپس نہ بھجوائے جانے کے متعلق کوئی مطالبہ کیا تھا۔

(د) ون یونٹ کی تشکیل کے بعد ہر ایک محکمہ (بشمول مغربی پاکستان سیکریٹریٹ) کے لئے جداجدا قواعد ملازمت (سروس رولز) مرتب کئے گئے ان قواعد کے بموجب جو عملہ جس محکمہ میں کھپایا گیا۔ اس کی سنیارٹی اس محکمہ کے اپنے اپنے کیڈر میں مقرر کی گئی ہے۔ اس لئے ایک محکمے کے عملے کی فی ماہرین سنیارٹی کا دوسرے محکمے کے عملے کی فی مابین سنیارٹی سے قطعی کوئی تعلق نہیں رہا۔ البتہ ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد بلوچستان سیکریٹریٹ میں عملے کی کمی پوری کرنے کے غرض سے سکریٹریٹ منسٹریل رولز میں مناسب ترمیم کرکے منسلکہ محکمہ جات بلوچستان (بشمول دفاتر کمشنران کوئٹہ وقلات ڈویژن) کے عملے کو کمیٹی کی سفارشات کے مطابق اور بعض کو ان کی اپنی استدعا پر سیکریٹریٹ میں بدین شرائط تعینات کرنے کا اہل قرار دیا گیا۔ ان کی سنیارٹی مغربی پاکستان سیکریٹریٹ کے سابق عملے کے نیچے رکھی جائے گی۔ کیونکہ وہ ایک مسلمہ اصول ہے۔ کہ ہر کیڈر میں موجودہ عملے کے حقوق ان افراد سے فائق ہوتے ہیں جو دوسرے کیڈر سے ان کی اپنی استدعا پر بذریعہ انتخاب لئے جاتے ہیں۔

(س) شق (الف) تا (د) میں کی گئی وضاحت کے پیش نظر سابق بلوچستان ایڈمنسٹریشن اور سابق بی۔ ایس۔ یو کے باقی ماندہ افراد جو ون یونٹ ٹوٹنے کے بعد بلوچستان سکریٹریٹ میں لئے گئے ہیں بظاہر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود ایسے افراد کی سنیارٹی کا معاملہ حکومت کے زیر غور ہے۔ اور دستور و قواعد کے تحت ان کے جو حقوق طے ہوں گے۔ وہ انہیں دیئے جائیں گے۔

اس کے علاوہ ایک رٹ درخواست بدیں مضمون عدالت عالیہ سندھ / بلوچستان ہائیکورٹ کے زیرسماعت ہے۔

(ص) فہرست لف ہذا ہے ۔

# فہرست جو ملازمین ۱۹۵۵ء سے بلوچستان سے مغربی پاکستان سیکریٹریٹ گئے تھے اور ۱۹۷۰ء میں ون یونٹ کے اختتام پر واپس آئے

| نمبر شمار | نام | عہدہ ۱۹۵۵ء | عہدہ ۱۹۷۰ء | عہدہ ۱۹۷۳ء | کیفیت |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۔ | مسٹر فیروزالدین | سپرنٹنڈنٹ | - | - | یہ تمام اصحاب لاہور سیکریٹریٹ میں بطور سیکشن آفیسر ریٹائرڈ ہو گئے تھے ۔ |
| ۲۔ | راجہ دوست محمد | " | - | - | |
| ۳۔ | مسٹر عبدالقادر | " | - | - | |
| ۴۔ | عبداللطیف | " | - | - | |
| ۵۔ | نذیر احمد | " | - | - | |
| ۶۔ | چوہدری محمد حسین خان | " | - | - | |
| ۷۔ | طفیل احمد | " | - | - | |
| ۸۔ | محمد کاظم | اسسٹنٹ | - | - | یہ سیکریٹریٹ میں حاضر نہیں ہوئے تھے۔ اور کوئٹہ ڈویژن میں تعینات کر دیئے گئے تھے۔ اب ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ |
| ۹۔ | غلام نبی | " | سیکشن آفیسر | - | ریٹائرڈ ہو چکے ہیں ۔ |
| ۱۰۔ | مسعود مرزا | " | - | - | لاہور میں ریٹائر ہو گئے |
| ۱۱۔ | صغیر احمد | " | سیکشن آفیسر | - | ریٹائرڈ ہو چکے ہیں ۔ |
| ۱۲۔ | محمد حسین شاہ | " | - | - | ریٹائرڈ لاہور میں ہو گئے تھے ۔ |

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ٦ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۳۔ | عنایت اللہ | اسسٹنٹ | ڈپٹی سیکرٹری | ڈپٹی سیکرٹری | ریٹائرڈ ہو گئے تھے ۔ |
| ۱۴۔ | عبدالقادر جعفر | " | - | سیکشن آفیسر | اپنی تحریری درخواست پر کوئٹہ آگئے |
| ۱۵۔ | حامد حسین | " | - | " | اور کمشنر کے ماتحت تعینات کئے گئے |
| ۱۶۔ | ایس۔ اے عقیل | " | - | | یا ماتحت دفاتر میں۔ |
| ۱۷۔ | غلام مرتضٰے | " | سیکشن آفیسر | ڈپٹی سیکرٹری | ریٹائرڈ ہو گئے |
| ۱۸۔ | محمد اعظم | " | " | " | " |
| ۱۹۔ | غلام نبی | " | - | - | اپنی تحریری درخواست پر واپس کوئٹہ آگئے اور کمشنر کے ماتحت تعینات کئے گئے۔ |
| ۲۰۔ | عبدالجبار | " | ایس۔ او | - | ریٹائرڈ ہو گئے ۔ |
| ۲۱۔ | نصیر احمد | " | سیکشن آفیسر | ڈپٹی سیکرٹری | |
| ۲۲۔ | عبدالحمید بابل | " | - | | لاہور میں ریٹائرڈ ہو گئے۔ |
| ۲۳۔ | عبدالحمید ملک | " | ایس او | - | ایل پی آر پہ چلے گئے ۔ |
| ۲۴۔ | خداداد اسسٹنٹ | " | سپرنٹنڈنٹ | سیکشن آفیسر | |
| ۲۵۔ | منور احمد | " | " | " | |
| ۲۶۔ | انیس احمد صدیقی | " | - | - | لاہور میں ریٹائرڈ ہو گئے |
| ۲۷۔ | عزیز اللہ | " | سیکشن آفیسر | سیکشن آفیسر | |
| ۲۸۔ | انصار الحق صدیقی | " | - | - | مغربی پاکستان سیکرٹریٹ میں حاضر نہیں ہوئے تھے ۔ |
| ۲۹۔ | عبدالرحمن ملک | " | اسسٹنٹ | سیکشن آفیسر | |
| ۳۰۔ | عبدالرحمن بلوچ | " | - | - | ملازمت چھوڑ گئے تھے ۔ |
| ۳۱۔ | محبت خان | " | - | - | اپنی خواہش پر واپس آگئے تھے اور قلات ڈویژن میں تعینات ۔ |
| ۳۲۔ | شریف الحسن | " | سپرنٹنڈنٹ | - | ۱۹۷۱ء میں ریٹائرڈ ہو گئے تھے۔ ایس او |

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ٦ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۳۳۔ | غلام حیدر | اسسٹنٹ | اسسٹنٹ | سیکشن آفیسر | |
| ۳۴۔ | فیض محمد بلوچ | 〃 | 〃 | 〃 | |
| ۳۵۔ | نیاز علی شاہ | 〃 | 〃 | سپرنٹنڈنٹ | |
| ۳٦۔ | عبدالصمد | 〃 | - | - | حاضر نہیں ہوئے تھے ۔ |
| ۳۷۔ | غلام قادر | کلرک | اسسٹنٹ | سیکشن آفیسر | |
| ۳۸۔ | عبدالرشید | 〃 | - | - | اپنی خواہش پر کوئٹہ آئے اور محکمہ جنگلات میں تعینات کئے گئے ۔ |
| ۳۹۔ | رؤف الرحیم | 〃 | - | - | ملازمت سے استعفیٰ دے گئے تھے ۔ |
| ۴۰۔ | فقیر محمد | 〃 | اسسٹنٹ | سپرنٹنڈنٹ | |
| ۴۱۔ | مقبول امانت قاضی | 〃 | 〃 | سیکشن آفیسر | |
| ۴۲۔ | انور حسین | 〃 | 〃 | سپرنٹنڈنٹ | |
| ۴۳۔ | محمد الیاس | 〃 | - | - | بطور اسسٹنٹ لاہور ریٹائرڈ ہوگئے |
| ۴۴۔ | فضل الٰہی | 〃 | - | - | ریٹائرڈ ہوگئے ۔ |
| ۴۵۔ | ایم بی نتھنئل | 〃 | - | - | اپنی خواہش پر واپس آگئے |
| ۴٦۔ | الطاف حسین | 〃 | - | - | لاہور نہیں گئے تھے اور محکمہ میں اپنی خواہش پر رہ گئے ۔ |
| ۴۷۔ | منظور حسین | 〃 | سینئر سکیل سٹینوگرافر | سیکشن آفیسر | |
| ۴۸۔ | معراج الدین | 〃 | اسسٹنٹ | سپرنٹنڈنٹ | اور ایل پی آر پہ چلے گئے ۔ |
| ۴۹۔ | خورشید انور | 〃 | کلرک | اسسٹنٹ | |
| ۵۰۔ | سعید بیگ | 〃 | - | - | اپنی خواہش پر واپس آگئے اور کمشنر کوئٹہ کے تحت تعینات ہیں ۔ |
| ۵۱۔ | بشیر احمد راجہ | 〃 | - | - | ملازمت سے استعفیٰ دے گئے ۔ |
| ۵۲۔ | نصیر الدین | 〃 | - | - | اپنی خواہش پر واپس آگئے ۔ |

| ١ | ٢ | ٣ | ۴ | ۵ | ٦ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۵۳۔ | اقبال محمد | کلرک | اسسٹنٹ | سپرنٹنڈنٹ | |
| ۵۴۔ | محمد اسلام | " | سنیئر سکیل سٹینوگرافر | " | |
| ۵۵۔ | عبدالرحمٰن | " | - | - | سنیئر سکیل سٹینوگرافر ریٹائر ہوئے |
| ۵۶۔ | نوازش علی | " | سپرنٹنڈنٹ | - | سیکشن آفیسر ریٹائر ہوئے ۔ |
| ۵۷۔ | شوکت علی | اسسٹنٹ | اسسٹنٹ | سیکشن آفیسر | بعوض محمد کاظم (نمبر ۸) |
| ۵۸۔ | محمد یعقوب | " | " | " | بعوض عبدالقادر جعفر شیخ حامد حسین |
| ۵۹۔ | رفیق احمد ملک | " | " | " | ایس ۔ اے تنخیل (۱۴، ۱۵، ۱۶) |
| ٦٠۔ | ایم اے سلیم | " | " | " | |
| ٦١۔ | غلام رسول (مرحوم) | " | " | - | فوت ہو گئے ہیں |
| ٦٢۔ | محمد بشیر | " | " | - | اسسٹنٹ ہی ریٹائر ہو گئے |
| ٦٣۔ | رسول بخش مرزا | " | " | سپرنٹنڈنٹ | (بعوض ایم بی تنخیل ۴۵) ۱۹٦۲ء سے الیکشن کمیشن میں مستعار پر کام کر رہے ہیں ۔ |
| ٦۴۔ | میاں محمد | " | " | " | بعوض الطاف حسین (۴٦) |
| ٦۵۔ | محمد دوست | " | " | " | |
| ٦٦۔ | محمد بخش (امیر اکرم میکل) | " | " | سیکشن آفیسر | |
| ٦٧۔ | محمد احمد | " | - | - | حاضر نہیں ہوئے ان کے بجائے بعوض محمد منیر گئے ۔ جو اس وقت سپرنٹنڈنٹ ہیں ۔ |
| ٦٨۔ | محمد یعقوب | " | | | اپنی خواہش پر واپس آ گئے |
| ٦٩۔ | محمد شفیع | " | اسسٹنٹ | سیکشن آفیسر | |
| ٧٠۔ | محمد اسلم | " | - | - | حاضر نہیں ہوئے تھے |
| ٧١۔ | محمد منیر | " | اسسٹنٹ | سپرنٹنڈنٹ | |

| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ | ۵ | ۶ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۷۲- | خورشید احمد | اسسٹنٹ | سینئر پرسنل سٹینو گرافر | سپرنٹنڈنٹ | |
| ۷۳- | ذوالفقار احمد | ″ | اسسٹنٹ | ″ | |
| ۷۴- | محمد شریف | سٹینو گرافر | سینئر پرسنل سٹینو گرافر | سیکشن آفیسر | |
| ۷۵- | علی اصغر | - | - | - | ملازمت چھوڑ گئے تھے |
| ۷۶- | پیر بخش (مسعود احمد) | سٹینو گرافر | سٹینو گرافر | سیکشن آفیسر | |
| ۷۷- | محمد شریف III | ″ | ″ | ″ | |

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** (ضمنی سوال)

میرے سوال کا الف جز ہے۔ کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ کی تشکیل سے پیشتر بلوچستان اور بلوچستان اسٹیٹس یونین میں منسٹریل سروس کے جائنٹ کیڈر تھے ؟ اور ان کی جائنٹ سنیارٹی تھی ؟

اس کا جواب ہے جی ہاں۔ یہاں پر جواب ختم ہو جانا چاہیئے تھا۔ لیکن۔ شش و پنج پیدا کرنے کیلئے ایک لمبی چوڑی تمہید باندھی گئی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے "کہ ون یونٹ کی تشکیل سے قبل سابق بلوچستان ایڈمنسٹریشن اور بلوچستان اسٹیٹس یونین کی منسٹریل سٹاف کا علیحدہ علیحدہ علاقائی جائنٹ منسٹریل کیڈر اور علاقائی جائنٹ سنیارٹی تھی" ؟

کیا جام صاحب علاقائی کی تعریف کریں گے ؟ اگر علاقائی کا مطلب ریجن سے ہے تو وحدت مغربی پاکستان سے پیشتر بلوچستان اور بلوچستان اسٹیٹس یونین میں کوئی ریجن نہیں تھا۔ کیا جام صاحب اس کی تعریف کریں گے ؟

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** آپ ایک سوال کریں اور اسکا جواب مانگیں۔ آپ بیک وقت صرف ایک سوال کر سکتے ہیں۔

**قائد ایوان۔** جناب والا علاقائی کا مطلب یہ ہے کہ بلوچستان اسٹیٹ یونین کے اندر باقی ریاستیں بھی تھیں۔ جن میں لسبیلہ بھی شامل تھا۔ اور خاران، قلات، مکران بھی اس میں شامل تھے تو علاقائی کا مطلب یہی تھا۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** یعنی مکران کی سنیارٹی الگ تھی اور لسبیلہ کی سنیارٹی الگ تھی۔

**قائدِ ایوان۔** نہیں مکران کی سنیارٹی الگ تھی لسبیلہ کی سنیارٹی الگ تھی۔ اور خاران کی الگ تھی اور جب ان کو بلوچستان اسٹیٹ یونین میں مدغم کیا گیا۔ تو پھر ان کی سنیارٹی مشتمل ہو گئے۔ اور جیسے کہ آپ کو معلوم ہے۔ کہ جب یہ ریاستیں تھیں۔ ان کا انتظام بالکل الگ تھا یعنی قلات الگ ریاست تھی۔ خاران الگ ریاست تھی۔

**محمود خان اچکزئی۔** میرے پاس جو سنیارٹی لسٹ ہے اس میں تو سارے اکٹھے ہیں۔

**قائدِ ایوان** بعد میں جب ون یونٹ بن گیا تو اس کے بعد ان سب کو مدغم کیا گیا۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** جناب میرے سوال کے جز (ب) کے جواب میں کہا گیا ہے جزوی طور پر ہاں۔ اسکی وضاحت کریں۔

**قائدِ ایوان۔** جناب والا یہ صاف ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ بلوچستان اسٹیٹ یونین کے جو سرو سز رولز ہیں۔ وہ بلوچستان سے قطعاً مختلف تھے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** میرے سوال کے متعلق آپ جزوی طور پر ہاں کہتے ہیں تو آپ ان میں کن کن جزوں کی ہاں کہتے ہیں اور کن کن کی نہ کہتے ہیں۔

**قائدِ ایوان۔** اس کے بارے میں معزز ممبر مجھے تازہ نوٹس دیں۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** جناب والا! میرے سوال کی انہوں نے جزوی طور پر ہاں کہی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ کن کن جزوں میں ہاں ہے۔ اور کن کن کی نہ۔

**قائدِ ایوان ۔** جناب والا! اگر معزز ممبر کو جزئی طور پر کی سمجھ نہ آئی۔ تو وہ مجھے دوبارہ نوٹس دیں۔ پھر میں اس کی وضاحت کر دوں گا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر ۔** مسٹر محمود! اگر آپ اس سوال کا مطمئن نہیں ہیں تو آپ سوال کو کچھ تھوڑا سا کم کر دیں اور پھر جام صاحب سے جواب مانگیں تو وہ اچھی طرح جواب دے سکیں گے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی ۔** جناب سوال یہ ہے کہ کیا یہ حقیقت ہے کہ ون یونٹ کی تشکیل کے وقت بلوچستان اور بی ایس یو کے جائنٹ کیڈرز سے سنیارٹی کا لحاظ رکھے بغیر کسی امتحان کے بغیر اور آپشن لئے بغیر کچھ ملازمین کو مغربی پاکستان سیکرٹریٹ میں بلوچستان اور بی۔ ایس۔ یو کے کوٹہ کے مطابق لیا گیا؟

**قائدِ ایوان ۔** جناب میں نے عرض کیا ہے۔ بلوچستان اسٹیٹ یونین کے سروسز رولز بالکل مختلف تھے۔ یہاں کا میٹرک آدمی وہاں کا نان میٹرک تھا یا نان میٹرک سروس regularise تھی۔ یہاں بغیر میٹرک regularise نہیں تھی۔ ایسے لوگ ہیں۔ بلوچستان اسٹیٹ یونین کے ان کو relax کر کے یہاں لایا گیا۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی ۔** جناب والا! اسی جواب میں ایک جگہ کہا گیا ہے کہ ان میں پچاس فیصد عملے کا انتخاب آپشن لئے بغیر کیا گیا تھا۔ اس کے بعد آخر میں کہتے ہیں۔ تاہم جس عملے کا انتخاب آپشن لئے بغیر کیا گیا۔ اس کا ہمیں علم نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انتخاب نہیں ہوا جس کا ثبوت اس کا جواب سے ظاہر ہے۔

**قائدِ ایوان ۔** جناب والا! میں ان پوائنٹ پر تازہ نوٹس لینا چاہتا ہوں اور پھر میں اس کی وضاحت کر دوں گا۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی ۔** نیا نوٹس کیسا اس کے بارے پھر میری تحریک استحقاق ہی لے لیں ویسے

میں لکھ کر ہی لایا تھا۔ جناب اسکے بعد میرے سوال کے جواب کی پانچویں جز میں کہا گیا ہے کہ حکومت بلوچستان کے پاس ایسے ملازمین جن کے پنجاب کا باشندہ ہونے کے بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہیں اور نہ ہی حکومت کو اس بات کا علم ہے کہ ان میں سے بیشتر ملازمین نے بلوچستان کو واپس نہ بھجوائے جانے کے متعلق کوئی مطالبہ کیا تھا۔ جناب جواب تو تیار کیا گیا لیکن جام صاحب نے اس کو پڑھا نہیں ہے کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ایک آدمی ملازم ہوتا ہے۔ اس کا گھر اسکا پتہ سب کچھ نوٹ کر لیا جاتا ہے کیا جام صاحب اس کا پتہ کریںگے۔

**قائد ایوان** - جناب والا! میں نے پہلے ہی عرض کیا ہے کہ ایسے ملازمین جن کا ریکارڈ موجود نہیں ہے میں اس کی تحقیقات کروں گا کہ کیسے ریکارڈ موجود نہیں ہے اس کی وجہ کیا ہے۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی - ضمنی۔**

جناب والا! میرے سوال کے جواب کی جز (ڈی) میں ایک جگہ جام صاحب کہتے ہیں اس لئے ایک محکمے کے عملے کی فی مابین سنیارٹی کا دوسرے محکمے کے عملے کی فی مابین سنیارٹی سے قطعی کوئی تعلق نہیں رہا تو اس میں کیا مشکل ہے یہ جواب بھی غیر متعلق ہے۔ سوال ۱۹۷۰ء کے متعلق ہے اور جواب ۵۵ء سے پہلے کا ہے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی** - پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! یہ سوال ایسا نظر آتا ہے۔ جیسے الف لیلیٰ کا قصہ ہو۔ اس کا سوال بھی اتنا بڑا ہے۔ اور جواب بھی اتنا بڑا ہے۔ تو سمجھ میں کیسے آئیگا۔ سوال چھوٹا ہونا چاہیئے تاکہ سمجھ میں بھی آ جائے۔

(قہقہے)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** - شاہلیانی صاحب! آپ بیٹھ جائیں۔ محمود صاحب آپ اپنے سوال کے جواب سے اگر مطمئن نہیں ہیں۔ اور آپکو سمجھ نہیں آئی ہے۔ تو آپ اس کا دوبارہ نوٹس دیں۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی** - جناب والا! میرا سوال ابھی تک ختم نہیں ہوا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** باقی جزوں میں بھی یہی ہوگا۔ چاہیئے یہ کہ جن پوائنٹ پہ آپ مطمئن نہیں ہیں۔ ان کا دوبارہ نوٹس دیں۔

**مسٹر محمود خان اچکزئی۔** جناب والا! جیسا کہ اس کو الف لیلیٰ کہا گیا ہے کہ منسٹر صاحبان بھی اس کا الف لیلیٰ کے قصہ کی طرح جواب دیتے ہیں۔ اب آپ اس لسٹ میں ذرا دیکھیں۔ نمبر ۲۹۔ عبدالرحمٰن ملک جو کہ ۱۹۷۰ء میں اسسٹنٹ اور ۱۹۷۴ء میں سیکشن آفیسر۔ درمیان میں دو پوسٹیں غائب تو جناب یہ ہمارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے۔ میرے ساتھ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

**قائد ایوان۔** جناب والا! اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ میں سیکریٹری ایس۔ اینڈ۔ جی۔ اے۔ ڈی کو بلواؤں گا۔ اور آپ نے جس کا نام لیا ہے اس کے بارے میں دریافت کروں گا۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** محمود خان صاحب اگر آپ مطمئن نہیں ہیں تو آپ تازہ نوٹس بھی دے سکتے ہیں۔ اور تحریک استحقاق بھی دے سکتے ہیں۔

**قائد ایوان۔** جناب والا! میں اس سلسلے میں سمجھتا ہوں کہ اس کا جواب دے دوں گا۔

## تحریک استحقاق

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** ایک تحریک استحقاق کا نوٹس میر صابر علی بلوچ کی طرف سے دیا گیا ہے چونکہ میر صابر علی بلوچ ایوان میں موجود نہیں ہیں اس لیے یہ lapse ہوتی ہے۔

## مطالبات زر

آپ وزیر خزانہ اپنا مطالبہ زر پیش کریں۔

### مطالبہ نمبر

**وزیر خزانہ۔** (سردار غوث بخش رئیسانی) جناب میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۱،۰۰،۸۶۵/- روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی

کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۳۱ - محکمہ علاج حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/ ۵۱،۰۷،۸۶۵ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۳۱ - محکمہ علاج حیوانات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۱

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**وزیر خزانہ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو -/ ۵،۶۹،۱۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۴۹ - عملدرآمد (OPERATION)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو -/ ۵،۶۹،۱۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۴۹ - عملدرآمد (OPERATION)" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۲

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ تحریک پیش کریں۔

**وزیر خزانہ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو -/۲۸,۹۰,۹۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۴۳۔ صنعت وحرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے۔کہ
ایک رقم جو -/۲۸,۹۰,۹۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۴۳۔ صنعت وحرفت" برداشت کرنے پڑیں گے۔
(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۳

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**وزیر خزانہ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
ایک رقم جو -/۲۹,۱۵,۲۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۴۷۔ متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۲۹،۱۵،۳۳۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۴۷ سہم متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۴

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر خزانہ** ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

ایک رقم جو ۳،۳۰،۰۰،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۰ ۔ شہری تعمیرات بغیر اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۳،۳۰،۰۰،۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۰ ۔ شہری تعمیرات بغیر اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۵

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر خزانہ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو -/۱,۹۶,۴۷,۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۰ شہری تعمیرات اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۱,۹۶,۴۷,۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۰ شہری تعمیرات اخراجات عملہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۶

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**وزیر خزانہ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو -/۱,۲۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۴۔ امداد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۱,۲۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۴۔ امداد" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۷

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر خزانہ ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ
ایک رقم جو -/۱۶٫۰۳٫۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۵۵ ۔مواجب و پنشن پیرانہ سالی" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو -/۱۶٫۰۳٫۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۵۵ "مواجب و پنشن پیرانہ سالی" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۸

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر خزانہ ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو -/۷٫۵۰٫۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۵۵-الف ۔ بابت "پنشن کی مبادلہ پذیری" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ

ایک رقم جو -/۷,۵۰,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۵۔ الف۔ باہمی پنشن کی مبادلہ پذیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۲۹

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**وزیر خزانہ۔** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو -/۱,۴۲,۸۲,۵۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۶ طباعت اور اسٹیشنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۱,۴۲,۸۲,۵۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۶۔ طباعت اور اسٹیشنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۳۰

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں۔

**وزیر خزانہ** ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو -/۶۰،۵۰،۵۷،۳۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۷۔ متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو -/۶۰،۵۰،۵۷،۳۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۵۷ متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی )

## مطالبہ نمبر ۳۱

**وزیر خزانہ** ۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔
ایک رقم جو -/۲۹،۹۲،۹۱،۹۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۸۵۔ الف ۔ سرکاری تجارت کی صوبائی اسکیموں پر صرف سرمایہ" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۲۹،۹۲،۹۱،۹۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو ۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ رجون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۸۵ رالف۔ سرکاری تجارت کی صوبائی اسکیموں پر صرف سرمایہ" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی )

## مطالبہ نمبر ۳۲

**وزیر خزانہ۔** جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ
ایک رقم جو -/۱۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد قرضہ جات و پیشگی" از صوبائی حکومت برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ
ایک رقم جو -/۱۰٬۰۰۰٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد قرضہ جات و پیشگی" از صوبائی حکومت برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۳۳

**وزیر خزانہ۔** جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔
ایک رقم جو -/۴٬۱۷٬۲۹٬۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۶۳۔ دیہی ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔ تحریک یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو -/۲۹٫۱۷٫۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۱۲ ب۔ ترقیات "برداشت کرنے پڑیں گے۔

مسٹر صابر علی بلوچ۔ میں اس کی مخالفت کرتا ہوں۔
جناب اسپیکر! ترقیات کے نام سے صوبہ بلوچستان میں پہلے ہی چار محکمہ ہیں۔ ایک کمشنر ترقیات ہے۔ اور ہم نے دیکھا ہے کہ بلوچستان میں ترقیات کے نام پر اچھا خاصا پروپیگنڈا بھی ہوتا ہے۔ اور بڑے بڑے وعدے بھی کئے گئے ہیں۔ لیکن اتنے محکمے اور اسقدر فنڈز (رقوم) کے باوجود مجھے تو بلوچستان میں ترقیات نام کی کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی۔ حال ہی میں اس سلسلہ میں ایک نیا محکمہ بھی کھولا گیا ہے۔ جسکو "بلوچستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی" کہتے ہیں۔
میں نے دریافت کیا کہ پہلے جو اسقدر ترقیاتی ادارے ہیں۔ یا محکمہ ہیں۔ انہوں نے بلوچستان کی ترقی کے لئے کیا تیر مارے ہیں کہ اس کی ضرورت بھی پڑ گئی ہے۔
جناب! یہاں میں ایک مثال دیتا ہوں کہ ایک وزیر کے پاس کچھ لوگ گئے اور شکایت کی جناب آپ بات بات پر کمیٹیاں بناتے ہیں۔ ان کی کیا ضرورت ہے۔ تو اس کے جواب میں وزیر صاحب نے فرمایا کہ ہاں میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ اتنی کمیٹیوں کی زیادہ ضرورت نہیں اس لئے میں ان کمیٹیوں کو ختم کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنا رہا ہوں۔ تو جناب ترقیات کے لئے تو بلوچستان میں بھی اچھے خاصے محکمے ہیں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ بلوچستان میں کیا ترقیاں ہوئی ہیں؟ بلوچستان میں تو ترقی نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس صوبے کو پہلے نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ اور اس طرح سے یہاں ایک فیصد ترقی بھی نہیں ہوئی ہے۔ لیکن اب ہماری حکومت نے اس بات کو محسوس کرتے ہوئے کہ اب بلوچستان میں کم از کم کچھ تو ہونا چاہیئے۔ اور جتنے بھی ترقیاتی ادارے ہیں۔ وہ کچھ کارکردگی دکھائیں۔ اور اب تو خاص طور پر ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر صنعت صاحب ان کو مجبور کریں۔ کہ ان کو ترقیات کے لئے جو فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ انہیں صحیح طریقے سے صرف کیا جائے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کم از کم اب تک ان فنڈز کو صحیح طریقے سے استعمال میں نہیں لایا گیا ہے۔ لہٰذا میرا اس مطالبہ زر کی مخالفت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وزیر اعلیٰ اور دیگر وزراء سے گزارش کروں کہ اب بی۔ ڈی۔ اے کا نیا محکمہ کھولا گیا ہے۔ اس کو بھی

ذرا tight کریں۔ اور Check کرتے رہیں۔ اور ساتھ ہی دوسرے محکمے جو اس مقصد کے لئے ہیں کو بھی ذرا سختی سے سمجھائیں کہ خدا کے واسطے جو کام ان کے ذمے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی صحیح طریقے سے عہدہ برا ہوں۔

**قائد ایوان۔** جناب والا! میں نے اپنے معزز دوست کی تقریر سنی۔ جہاں تک کمیٹیوں کا تعلق ہے۔ کبھی تو مطالبہ ہوتا ہے کہ کمیٹی ہونی چاہیئے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اس ایوان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ترقیاتی کاموں کے سلسلے میں اس معزز ایوان کے نمائندوں کو بھی نمائندگی ملنی چاہیئے تو میں سمجھتا ہوں۔ جب ان کمیٹیوں میں ہمارے معزز رکن ہوں گے۔ جن کو عوام نے منتخب کیا ہے تو آئندہ یہ کمیٹیاں کسی طرح بھی سستی سے کام لیں گی۔

**میر صابر علی بلوچ۔** جناب میں اس سلسلہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے تو صرف ایک مثال دی تھی۔ کمیٹیوں کے متعلق۔ میرا مقصد یہ تھا کہ محکمۂ ترقیات ہونے کے باوجود ..........

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** صابر صاحب! آپ بیٹھ جائیے۔ جام صاحب اس کا جواب دے رہے ہیں۔

**قائد ایوان۔** میں معزز رکن کو بتانا چاہتا ہوں۔ کہ جہاں تک کمیٹیوں کا تعلق۔ اور ترقیات کا تعلق ہے اور بلوچستان کی ترقی کا تعلق ہے۔ میں ان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو پیسہ اس ایوان کے ذریعے منظور ہوگا۔ انشاء اللہ اس کا تصرف صحیح طریقے سے ہوگا۔ باقی جو تعطل انہوں نے پایا ہے ہم نے اس کی بھی وضاحت اس معزز ایوان میں کر دی ہے۔ مجھے امید ہے جب انشاء اللہ وہ اگلی نشست اسمبلی (NEXT SESSION) میں تشریف لائیں گے۔ تو دیکھیں گے۔ وہ صحیح طور اور عملی طور پہ بلوچستان میں کام ہوتا ہوا دیکھیں گے اور انشاء اللہ انہیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** اب سوال یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۲۹,۱۱,۴۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطاء کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد-۴۳- جے ترقیات"

برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ ۳۴

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔**

**وزیر خزانہ۔** میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو -/۵،۱۹،۱۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۶۸۔ تعمیرات آبپاشی کے کام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۵،۱۹،۱۸،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لیے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۶۸۔ تعمیرات آبپاشی کے کام" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

## مطالبہ نمبر ۳۵

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** اگلا مطالبہ زر پیش کریں۔

**وزیر خزانہ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

ایک رقم جو -/۱،۵۲،۳۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۷۰۔ صرف سرمایہ برائے

صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ۔
ایک رقم جو -/۵۲،۳۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۷۰۔ صرف سرمایہ برائے صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی۔** جناب والا میں اسکی پرزور مخالفت کرتا ہوں۔
جناب والا صحت کے بارے میں دو مدیں پہلے بھی منظور ہو چکی ہیں۔ تیسری یہ ہے جسکی مجموعی رقم تین کروڑ ایک لاکھ نواسی ہزار پانچ سو ستر روپے ہوتی ہے۔ جناب والا! خداوند تعالیٰ نے اپنے فیاضانہ رویئے کو برقرار رکھتے ہوئے انسان کو بہت نعمتوں سے نوازا ہے۔ جس میں سب سے بڑی نعمت صحت ہے۔ جس کو تندرستی بھی کہا جاتا ہے۔ جس کے لئے سندھی مثال ہے کہ تندرستی آہے ھک نعمت عظیم . . . . . . . . . .
یعنی تندرستی وہ نعمت ہے۔ باقی بھی نعمتیں ہیں طاقت ہے۔ حکومت ہے، پیسہ ہے، وزارت ہے جو ختم ہوتی ہے۔ لیکن تندرستی ایسی نعمت ہے جو یہ خدا کی فیاضانہ نعمت ہے۔ یہ علم ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ صحت کے لئے سب سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ تجربہ کار ڈاکٹر اور طبیب رکھے جائیں۔ اگر تجربہ کار ڈاکٹر نہیں ہوں گے۔ تو اس کے منہ یہ نکلیں گے کہ۔

نیم ملا خطرۂ ایمان —— نیم حکیم خطرۂ جان

اس لئے میں عرض کروں گا کہ یہ رقم ان ڈاکٹروں اور طبیبوں پر خرچ کی جائے جو یہ کام جانتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ وزیر صحت سے بھی عرض کروں گا جن کو خداوند تعالیٰ نے یہ محکمہ دیا ہے۔ اور ان کی عمر ۸۰ سال ہونے کے باوجود اچھی ہے۔ ہمارے لئے بھی یہ ضروری خیال کریں کہ ڈاکٹر اور طبیب تجربہ کار رکھیں۔

(تالیاں)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** میاں بلوچ صاحب مولوی صاحب کی طرف سے جواب دینا چاہتے ہیں۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** (میاں سیف اللہ خان پراچہ) میں ایک اہم بات آپکی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ یہ مد پبلک ہیلتھ کے متعلق ہے لیعنی یہ پانی پینے کے متعلق ہے ۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔** جناب والا ! بڑے افسوس کا مقام ہے ہمارے وزیر صاحبان نے تو کبھی اُردو دیکھی نہیں ہے اِدھر بھی صحت عامہ اُدھر بھی صحت عامہ اس میں تو کہیں بھی پانی کا ذکر نہیں ہے۔ ہم کیسے سمجھیں کہ یہ پبلک ہیلتھ کے لئے ہے ۔

**وزیر قانون و پارلیمانی امور۔** جناب اسپیکر! میں عرض کروں کہ جب مطالبہ نمبر ۳۸ آئے گا چونکہ وہ تعمیرات کے متعلق ہے ۔ اس میں ہاسپٹل بنانے کا کام بھی آئے گا تو معزز ممبر اس پہ بول سکتے ہیں یہ تو پینے کے پانی کے متعلق ہے ۔

**میر صابر علی بلوچ ۔** اس مد میں واقعی بات تو صحت عامہ کے لئے ہے ۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی ۔** جناب والا ! اس پر تو یہ مثال صادر آئے گی کہ

" سوال گندم جواب جَو "

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** (میر صابر علی بلوچ سے مخاطب ہوتے ہوئے) مسٹر صابر صاحب! آپ اس کے حق میں بولنا چاہتے ہیں یا خلاف ۔

**میر صابر علی بلوچ ۔** جناب میں نے اس کے حق میں تو نہیں بولا میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ مد صحت عامہ کے متعلق ہے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** یہ صحت عامہ جو ہے ۔ اس کو انگریزی میں پبلک ہیلتھ بولتے ہیں ۔

**میر صابر علی بلوچ** ۔ پبلک ہیلتھ کا مطلب کیا ہے ؟

**میر شاہنواز خان شاہلیانی** ۔ جناب والا ! ہمارے ایک مولوی صاحب تھے اس کو لوگ واحدو بولتے تھے ایک سال کے بعد آیا تو لوگ کہنے لگے کہ مولوی واحد بخش آ گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ مولوی واحد بخش ہے ۔ جس کو ایک سال پہلے واحدو بولتے تھے ۔ یہ صحت عامہ بھی وہی ہے ۔ جس کو پبلک ہیلتھ بولا کرتے تھے ۔ ۔

**قائد ایوان** ۔ جناب والا ! اس کے متعلق ایک مثال یاد آئی ہے کہ ایک استاد نے اپنے شاگرد کو پوری زلیخا کتاب پڑھائی تو اس شاگرد نے استاد سے پوچھا کہ جناب یہ زلیخا مرد تھا یا عورت تھی ۔ تو جناب والا ! پانی کا مسئلہ ہو یا صحت کا میں معزز رکن کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہمارے وزیر صاحب صحت عامہ کا خاص خیال رکھیں گے ۔ جہاں تک تجویز کا تعلق ہے بہت اچھی ہے کہ اچھے اچھے تجربہ کار ڈاکٹر ہونے چاہئیں ۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ہم اچھے ڈاکٹر لے رہے ہیں ۔ ہم اس کام کو پورا کریں گے ۔ اس ایوان میں اس کام کے لئے ایک بل بھی لایا جا رہا ہے ۔ کہ وہ ڈاکٹر جنہوں نے بلوچستان میں وظائف حاصل کئے ہیں اور جہاں تک تعلیم حاصل کی ہے وہ یہاں پر ملازمت کریں گا ۔ جہاں تک تعمیرات کا تعلق ہے تو موجودہ حکومت نے نئے ہسپتال بنائے ہیں نئی عمارتیں بنا رہی ہے ۔ جہاں تک بولان میڈیکل کالج کا تعلق ہے وہ بھی انشاء اللہ جلدی تیار ہو جائیگا ۔ میں اپنے معزز رکن کو یہ بتلانا چاہتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام کے ہر فرد کی صحت کا ہم انشاء اللہ خیال رکھیں گے ۔ اور شاہلیانی صاحب کی صحت کا خیال رکھیں گے ۔ اور ان کے اپنے علاقے میں ایک بہت بڑا ہسپتال تیار ہونے والا ہے ۔ جو میرے خیال میں تیار ہو رہا ہے ۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی** ۔ جناب والا ! وزیر اعلیٰ صاحب نے جو یوسف و زلیخا کی بات بتائی ہے ۔ وہ بالکل صحیح ہے ان کے ساتھ ایسا ہوا تھا ۔ لیکن میں یہ نہیں سمجھ سکا کہ نقد رقم بھی اس کیلئے کچھ رکھی گئی ہے ۔

**وزیر خزانہ** ۔ پوائنٹ آف آرڈر سر ! معزز رکن ایک دفعہ اپنی باری پر بول چکے ہیں ۔ کیا وہ دوبارہ

بھی بول سکتے ہیں ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** آپ سب تشریف رکھیں ۔ اب تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۱٫۵۲٫۳۳٫۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۷۰ ۔ صرف سرمایہ برائے "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی )

## مطالبہ نمبر ۳۶

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اپنی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر خزانہ ۔** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

ایک رقم جو ۱٫۶۴٫۸۱٫۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۷۱ ۔ صرف سرمایہ برائے اسکیم زرعی ترقیات وتحقیقات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو ۱٫۶۴٫۸۱٫۰۰۰/- روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۷۱ ۔ صرف سرمایہ برائے اسکیم زرعی ترقیات وتحقیقات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی )

## مطالبہ نمبر ۳۷

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** وزیر خزانہ اگلی تحریک پیش کریں ۔

**وزیر خزانہ** - میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

ایک رقم جو -/۴,۹۰,۳۲,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کیلئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۸۰ - الف سرمایہ حساب برائے مواصلاتی تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** - تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو -/۴,۹۰,۳۲,۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطاء کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ "مد ۸۰ الف سرمایہ حساب برائے مواصلاتی تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**میر صابر علی بلوچ** - جناب والا! میں اس کی مخالفت کرتا ہوں کہ ہمارے ضلع مکران میں کوئی ایسی مثال نہیں ہے کہ دس میل بھی پکی سڑک بنی ہو، آج کے دور میں لوگ چاند تک پہنچ گئے ہیں۔ سائنس نے بے حد ترقی کر لی ہے۔ لیکن ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اب بھی کچی سڑکوں پر گذارہ کر رہے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ کسی ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے سڑکیں اور دیگر ذرائع مواصلات کتنی اہم چیز ہے ۔ اس بجٹ میں ضلع مکران کی کسی بھی سڑک کی بلیک ٹاپنگ کے لئے رقم نہیں رکھی گئی ہے ۔ جیسا کہ وزیر متعلقہ صاحب نے فرمایا تھا کہ جو فنڈز دیئے گئے ہیں۔ وہ جاری کام کے لئے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ سڑکوں کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔ تو جناب والا! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ضلع مکران کو نہ صرف سڑکوں کے معاملے میں بلکہ دیگر مسائل اور تمام فیلڈ میں نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اور اس وقت خاص کر ہمارے ضلع مکران کے زیادہ لوگوں کا آنا جانا کراچی کی طرف ہے۔ کیونکہ کراچی ایک اہم شہر ہے لوگ کام کے لئے کراچی جاتے ہیں کیونکہ قریب پڑتا ہے۔ تو جناب آپ کے توسط سے جناب وزیر اعلیٰ اور جناب وزیر متعلقہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ ایک دفعہ لسبیلہ سے اُدھر کی طرف تشریف لے چلیں۔ آپ خود محسوس کریں گے کہ اس سڑک کو پکا کرنا کتنا ضروری ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے ۔ نہ صرف لسبیلہ سے مکران میں کسی طرف سے بھی کسی سڑک کو بلیک ٹاپنگ میں نہیں رکھا گیا ہے۔ تو جناب نہ صرف تعمیرات و ورکس میں بلکہ دیگر محکموں میں بھی جیسا کہ کل وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ نئے کاموں کے لئے فنڈز نہیں دیئے گئے۔ تو جناب والا! میں آپ کے توسط سے عرض کرتا ہوں کہ مکران کی طرف بھی توجہ دی جائے مجھے خوشی ہے کہ ہمارے کچھی کے

علاقے میں تو بہت سی سڑکیں بنی ہیں۔ لیکن مکران کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ میں جناب کے توسط سے عرض کرتا ہوں کہ اس سلسلہ میں مکران کی طرف بھی توجہ دی جائے۔

**قائد ایوان۔** جناب والا! میں نے اپنے معزز دوست کی تقریر سُنی اُن کا فرمانا درست ہے واقعی مکران کو یکسر نظر انداز کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن اسے نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ مگر پچھلی حکومتوں کی کچھ مصلحت ہی ایسی تھی۔ حالانکہ مکران کے عوام نے تعاون بھی کیا۔ لیکن پھر بھی نظر انداز کیا جاتا رہا۔ نیپ کے وقت بھی مکران کے لئے کافی رقم رکھی گئی۔ تاکہ بیلہ سے مکران تک سڑک پختہ ہو۔ لیکن بدقسمتی سے اُسے پکا نہیں کیا جاسکا اور کام نہ ہوا۔ بجٹ میں بھی کافی رقم رکھی گئی ہے لیکن صرف بیلہ سے سولہ میل کا ٹکڑا جو آواران کو جاتا ہے وہ صرف ۱۶ میل کا ٹکڑا ہی پکا کیا گیا۔ لیکن میں اپنے دوست کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت کا نظریہ اور توجہ یہ ہے کہ بلوچستان کا کوئی علاقہ بغیر سڑک کے نہ ہو گا۔ ہم اس کی کوشش کریں گے اور سڑک جو بیلہ سے مکران، آواران کو جاتی ہے ہم اسے پختہ کر کے دکھائیں گے۔

(نعرہ ہائے تحسین و آفرین)

**وزیر صحت۔** (مولوی محمد حسن شاہ) میں آج یہاں پر بینچوں کی طرف سے ایک رکن کی حیثیت سے چیخ پکار کر رہا ہوں نیپ کا زمانہ بھی گذر گیا۔ کافی عرصہ گذر گیا ہے لیکن میری یہ چیخ پکار کسی نے نہ سُنی۔ میں موجودہ حکومت میں یہ چیز دیکھ رہا ہوں اور مجھے موجودہ عوامی حکومت میں بھی یہ کام پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔ اس سڑک کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جا رہی ہے۔ اب جبکہ عوامی حکومت ہے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کے پاس اختیار ہے۔ آپ اس کے لئے رقم بھی دے سکتے ہیں۔ اور مزید میں پر زور عرض کرتا ہوں کہ اس سڑک کو بنایا جائے۔

**میر شاہنواز خان شاہلیانی۔** جناب۔ جیسا کہ جناب صابر صاحب نے سڑکوں کے متعلق فرمایا ہے یہ حال صرف مکران کی سڑکوں کا نہیں ہے بلکہ ہر جگہ ایسی حالت ہے اور بے حد خراب حالت ہے جام صاحب نے صابر صاحب کو تسلی تو دے دی ہے۔ لیکن باقی بلوچستان کے حصوں کا نام نہیں لیا ہے۔ جناب والا! مثل مشہور ہے۔ جھگڑے کے نشان زخم سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس راستہ کا پتہ بھی ان لوگوں کو ہے جو اس پر سفر کرتے ہیں آپ دیکھیں کہ اس وقت کیا حالت سفر کرنے والوں کی اور کیا حالت گاڑی کی ہوتی ہے اس لئے میں وزیر اعلیٰ صاحب اور وزیر متعلقہ صاحب سے درخواست کروں گا کہ کم از کم اس وقت گاڑیوں کی اوور ہالنگ کے لئے تو رقم دے دیں۔ اُسے بنانے کے لئے بعد میں دیکھا جائے گا۔

**وزیر تعلیم و مواصلات** ۔ دمیر یوسف علی خان مگسی جناب والا! جہاں تک مکران کی سڑکوں کا تعلق ہے وزیر اعلیٰ صاحب کی یقین دہانی کے بعد معزز رکن کی تسلی ہو جانا چاہیئے ۔ میری تو تسلی ہو گئی ہے ۔ اور باقی مولانا صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر اُن کے علاقے میں پشین ڈب اور خانوزئی میں سڑک نہیں بنائی گئی ہے ۔ جناب اس سڑک کے لئے رقم رکھی گئی ہے ۔ اچھا ہے تو سہی کم از کم اس پر آٹھ لاکھ استعمال تو ہوئے ہیں ۔ پشین، خانوزائی، ملا زئی روڈ یہ بھی پشین کی سڑک ہے ۔ اور بلیک ٹاپنگ کے لئے جو خجک پاس سڑک ہے وہ چمن کی طرف جاتی ہے اگر اس پر مولوی صاحب کو اعتراض ہے تو میرے خیال میں انکو کسی قسم کا اعتراض نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ مخصوص رقم ہے اور دیگر علاقوں کو بھی دینی ہے ۔ ہمارے معزز ممبر شاہنواز خان شاہلیانی صاحب نے گاڑیوں کا اوور ہالنگ کے لئے رقم کے بارے میں فرمایا ہے ۔ جناب کے لئے رقم دینا ہم ضروری اس لئے نہیں سمجھتے کہ ہم سڑک کے لئے رقم دے رہے ہیں اور سڑک پکی ہو رہی ہے ۔ اس مالی سال کے دوران یہ سڑک پکی ہو جائے گی تو میرے خیال میں انکو اپنی گاڑی کی (OVER HAULING) نہیں کرنا پڑیگی ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ اب سوال یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو -/۴،۹۰،۳۳،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۸۰ ۔ الف ۔ سرمایہ حساب برائے "مواصلاتی تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

(تحریک منظور کی گئی)

اگلی تحریک پیش کی جائے ۔

## مطالبہ نمبر ۳۸

**وزیر خزانہ** ۔ جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

ایک رقم جو -/۵،۹۴،۰۶،۰۰۰ روپے سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۸۱ ۔ سرمایہ حساب بابت "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر** ۔ تحریک یہ ہے کہ ۔

ایک رقم جو -/۰۰۰،۶،۰۰،۴۴،۹،۵ روپے سے متجاوز نہ ہو ، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے ۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران لبسلسہ "مد ۸۱ سرمایہ حساب بابت شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے ۔

**میر صابر علی بلوچ** ۔ میں اس کی بزور مخالفت کرتا ہوں ۔ جناب والا ! پچھلے مطالبہ زر پر معزز رکن میر شاہنواز خان شاہلیانی نے تقریر فرمائی اور وہ صحت عامہ کے سلسلے میں تھی مگر بعد میں پتہ چلا کہ یہ رقم تو پانی کی فراہمی کے لئے رکھی گئی تھی ۔ مگر میں سمجھتا ہوں کہ اسمیں تو میں زیادہ کچھ کہہ سکتا ہوں ۔ کیونکہ یہ شہری تعمیرات کے متعلق ہے ۔ سب سے پہلے میں صحت عامہ کے بارے میں کچھ عرض کرونگا ۔ کہتے ہیں کہ "جان ہے تو جہان ہے ، صحت ہے تو شان ہے" لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پچھلے بارہ تیرہ سال سے بلوچستان کے وظیفوں اور فنڈز سے ایک سال میں تقریباً دس طلباء تعلیم حاصل کر کے فارغ ہو جاتے ہیں لیکن تعلیم کے بعد یا تو ڈاکٹر صاحبان کراچی میں بیٹھ کر پریکٹس کرتے ہیں اور یا پھر بیرون ملک چلے جاتے ہیں ۔ ہماری گورنمنٹ کو بھی اس بات کا علم ہے کہ تعلیم حاصل کرنے اور ڈگری لینے کے بعد ان ڈاکٹروں کو لازم ہے کہ وہ یہاں آکر بلوچستان میں خدمت انجام دیں ۔ کیونکہ ہم ان کو صرف اسلئے وظیفہ دیتے ہیں کہ یہ یہاں کے عوام کی خدمت کریں ۔ لیکن جب بھی ہم ڈاکٹر کی بات کرتے تو محکمۂ صحت والے اور خصوصاً وزیر صحت صاحب مولوی محمد حسن شاہ کہتے ہیں کہ صاحب ڈاکٹروں کی سخت کمی ہے ۔ حالانکہ جناب والا ! بلوچستان میں ڈاکٹروں کی کمی ہرگز نہیں ہے ۔ بلکہ ڈاکٹر بلوچستان کے وظیفوں پر تعلیم حاصل کرتے ہیں ۔ لیکن پریکٹس پنجاب اور سندھ میں کرتے ہیں ۔ اور ذاتی طور پر پریکٹس کرتے ہیں ۔ اُن کو اس بات کی اجازت کیوں دی جاتی ہے ؟ پہلے تو ایسا ہوتا تھا ۔ کہ اُن کے ساتھ ایک بانڈ کے تحت معاہدہ کر لیا جاتا تھا کہ آپ اگر بلوچستان کے وظیفہ اور اسکی مخصوص نشستوں پر تعلیم حاصل کریں گے تو اسکے بعد کم از کم پانچ سال تک بلوچستان کے دیہی علاقوں میں کام کریں گے ۔ لیکن اس سلسلہ میں ، میں عرض کرونگا کہ ہمارے محکمۂ صحت نے اور حکومت بلوچستان نے کونسا قدم اٹھایا ہے ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر اعلیٰ اور وزیر صحت سے گذارش کرونگا کہ بلوچستان کے وظیفے پر

جتنے بھی ڈاکٹر فارغ التحصیل ہو کر آتے ہیں۔ ان کو یہاں پر بلایا جائے اور اگر وہ نہیں آتے ہیں تو زبردستی کی جائے۔ اور انہیں منگوایا جائے۔ کیونکہ انکو وظیفے اور نشستیں صرف انہی شرائط پر دی گئی تھیں۔ کہ وہ کم از کم پانچ سال تک اس صوبہ میں خدمت انجام دیں گے۔ بصورت دیگر ان کی تعلیم پر جو خرچ ہوا ہے وہ ان سے دوبارہ وصول کیا جائے اور ان کی ڈگری منسوخ کی جائے۔ ورنہ انکو انہیں یہاں آکر کام کرنا چاہیئے۔

**وزیر صحت۔** (پوائنٹ آف آرڈر) میں نے خان محمود خان اچکزئی کے جواب میں اس قصہ کا بیان کر دیا تھا۔ کہ ہم نے یہ انتظام کر دیا ہے اور اس ضمن میں ایک مسودہ قانون بنا لیا ہے کہ آئندہ کے لئے جس ڈاکٹر پہ ہم خرچ کریں گے۔ اس پر لازم ہوگا کہ وہ پانچ سال تک بلوچستان میں کام کرے۔

**قائد ایوان۔** جناب والا! مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ اس حکومت نے کیا کیا ہے اور اس نے کیا اقدامات کئے ہیں؟ تو میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے بڑھکر اور کیا اقدام ہو سکتا ہے کہ ہم اس معزز ایوان کے سامنے ایک بل لانا چاہتے ہیں۔ اور اگر اس ایوان کے ذریعے یہ بل منظور ہو گیا تو وہ افراد جنہوں نے بلوچستان کے پیسے سے یعنی وظیفے پر تعلیم حاصل کی ہوگی۔ اور ڈاکٹر بنے ہوں گے۔ تو انکو اس قانون کے تحت زبردستی بلوچستان میں لایا جائے گا۔

(تالیاں)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** اب سوال یہ ہے کہ۔

ایک رقم جو -/۵,۹۴,۰۶,۰۰۰ سے متجاوز نہ ہو، وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے۔ جو مالی سال مختتمہ ۳۰ جون ۱۹۷۵ء کے دوران بسلسلہ مد ۸۱ حساب بابت "شہری تعمیرات" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(تحریک منظور کی گئی)

**مسٹر ڈپٹی اسپیکر۔** بجٹ منظور ہو گیا۔ ایوان کی کارروائی کل صبح ۱۰ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اجلاس ۱۱ بجکر ۱۵ منٹ پر شنبہ ۲۹ جون ۱۹۷۴ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)